خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 29- ستمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 29- ستمبر 1998ء 7 جمادی الثانی 1419 ہجری- 29 تبوک 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 215

محاسبۂ نفس

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا خواہشمند رہے۔ (جامع ترمذی کتاب الزھد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہریک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہریک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو۔ (ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 548-547)

اگر ہم بھی سو رہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔

سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تالیف و تصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی گرمی بہت ہے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔

قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا۔؟"

(اخبار بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 9 بیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

اگر نفس کا محاسبہ کروگے تو زبان پر ہمیشہ پاک کلمات آئیں گے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ فرماتے ہیں' "اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی" یہ سچا محاسبہ ہے۔ اگر دل اور زبان میں تضاد نہ ہو تو دل شر سے خالی ہے تو زبان بھی شر سے خالی ہونی چاہئے۔ کتنا آسان محاسبے کا طریق بیان فرما دیا آپ نے۔ اپنی زبان پر قابو رکھو' اس پر نگاہ رکھو اگر زبان ہر وقت اول فول بکتی رہتی ہے' جو دل میں آئے اسے نکال دیتی ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں بالکل جھوٹ ہے۔ اگر نفس کا محاسبہ کرو گے تو زبان پر ہمیشہ پاک کلمات آئیں گے' مغلوب الغضب نہیں ہو گے۔ ہر وقت زبان کو آزاد چھوڑ دو اور یہ کہو کہ میں محاسبہ کر رہا ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ جس سے نرمی کا سلوک فرمائے گا اس کی زبان کو دیکھے گا اور زبان گواہ بن جائے گی اسی لئے آنحضرت ﷺ نے انسان کے نفس پر گواہ کے طور پر زبان باہر نکال کے دکھائی کہ یہ ٹکڑا زبان کا جو ہے یہ فیصلہ کرے گا حالانکہ زبان سے انسان جھوٹ بھی بولتا ہے لیکن جب جھوٹ بولتا ہے تو اللہ کو پتہ ہے کہ دل میں بھی جھوٹ ہے' یہ مراد ہے۔ یہ مراد نہیں کہ زبان سے جو کچھ بھی کہے آپ اس کو مان جائیں۔ محاسبہ کرنے والا' انسان نہیں' اللہ ہے۔ پس زبان سے اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو سب کچھ ہے مگر اس بات کو اللہ تعالیٰ گویا نوٹ کر لیتا ہے کہ زبان جھوٹی ہے تو دل بھی جھوٹا ہے۔ پس یہ معنے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کے کہ "تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی" اور سارے اعضاء شر سے خالی ہو جائیں گے کیونکہ دل میں نیتیں پلتی ہیں۔ اگر بھلائی کی نیتیں ہیں تو سارا وجود بھلا ہو جائے گا اگر شر کی نیتیں ہیں تو سارا وجود شر سے بھر جائے گا۔ تو بظاہر ایک اجنبی سی بات تھی کہ ہم کیسے معلوم کریں گے مشکل مسئلہ نظر آتا تھا کہ ہم کیسے معلوم کریں گے کہ ہم نے اپنے نفس کا صحیح محاسبہ کیا ہے۔ اس مضمون کو اتنا سادہ' اتنا آسان بیان کر دیا ہے کہ کوئی تھوڑی سی تھوڑی عقل والا بھی اس مضمون کی تہہ تک پہنچے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کھلا کھلا واضح مضمون ہے۔

"نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے"

اب اس مضمون کو سمجھ کر جو پہلے گزرا ہے اس پر غور کریں

نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔"

پس یہ نہ سمجھو کہ آغاز چھوٹا سا ہے۔ اگر آغاز نور کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا اور اگر آغاز اندھیرے کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا۔

"سو اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو

اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے" یہ ہے محاسبہ' ہر وقت نظر کہ کوئی کیڑا تو نہیں لگ رہا۔ ایک پہلو پڑے پڑے کہیں میرا دل گلنے سڑنے تو نہیں لگ گیا یعنی میں اس سے غافل رہا میں سمجھا کہ اب بالکل ٹھیک ہے اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ دیکھا تو ایک بیماری لگ گئی تھی' پھپھوندی لگ گئی تھی تو مثال بھی بہت پیاری دی ہے۔

"سو اپنے دلوں کو ہردم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینکتا ہے۔" یہ یاد رکھو کہ اگر نیتوں میں فساد شروع ہو جائے تو یہ جیسے پان کو کوئی بیماری لگے اگر کاٹ کے پھینکا نہ جائے تو وہ فساد ضرور آگے بڑھے گا۔ چنانچہ پنواڑیے جو پان کا کاروبار کرتے ہیں وہ بھی اور عورتیں بھی جن کو عادت ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے پان کو دیکھتی رہتی ہیں' کسی کنارے سے کوئی چیز پھپھوندی لگی ہو تو قینچی سے کاٹ کے الگ پھینک دیتی ہیں اور اگر نہ پھینکیں گی تو سارا پان گندہ ہو جائے گا۔ تو ایسی اعلیٰ مثال دی ہے کہ اس پر غور کرنا بھی ہر کس و ناکس کے لئے آسان ہے۔ "اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔" (از خطبہ 10- اپریل 1998ء

(الفضل 22- جون 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں

ساری دنیا کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5- جون 1998ء کو اردو کلاس میں ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے حوالے سے سب دنیا کو ایک پیغام دینا ہے یہ جو ایلومینیم کے برتن ہیں یہ بہت زہریلی چیز ہے۔ اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ایلومینیم کے متعلق بہت ماہرین کی کتابیں اور وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی بیماریاں آج کل کے زمانے میں ایلومینیم کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ایلومینیم ایک دھات ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور غریب ملکوں میں تو کثرت سے ایلومینیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں پرانے زمانے میں جب ایلومینیم دھات کا پہلی دفعہ پتہ لگا تو شاہی دستر خوان پر ایلومینیم کے چمچے آیا کرتے تھے۔ اس کی کراکری ساری۔ اور بڑا اعزاز تھا کہ ہلکے پھلکے چمچے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب جتنی بھاری کراکری ہو اتنا ہی اعزاز کی بات ہے۔ ایلومینیم کے نتیجے میں بوڑھی عمر کی بیماریاں ساری بہت جلدی آجاتی ہیں۔ دماغ کے ریشے تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی تفصیل آپ کو بتاؤں تو آپ ایلومینیم کو دیکھنے سے بھی ڈریں۔ بہت گہرا تمام جسم کے ہر حصے پر یہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جتنے لوگ بچوں کی کلاس کے لئے کھانا پکاتے ہیں وہ تو حرام سمجھیں ایلومینیم کی دیگچی......... بالکل توبہ کرد سارے......... ایلومینیم کے برتن ساری دنیا کے احمدی سن لیں وہ رد کر دیں۔ کیونکہ اس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عام طور پر ایلومینم کے اثر دور کرنے کے لئے (اور مریضوں کو وقت سے پہلے سنبھالنے کے لئے اثر شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے) میں ایلومینیم ایک ہزار کی ایک خوراک ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ دیتا ہوں اور رفتہ رفتہ اس کی طاقت بڑھانی چاہئے ڈاکٹر جو ماہر ہیں وہ دو سال کا عرصہ بتاتے ہیں کہ دو سال میں ایلومینیم آخر طاقت تک پہنچا دو تو بالکل انسان کا جسم ہر بوجھ سے خالی ہو جاتا ہے اور جوانوں کی طرح اس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔ ایلومینیم ایک ہزار طاقت میں کچھ عرصہ۔ پھر دس ہزار طاقت میں پھر پچاس ہزار طاقت میں۔ پھر آخری دو خوراکیں سال میں دو دفعہ صرف ایک لاکھ طاقت میں اس کو Rising Potency کہتے ہیں۔ سب دنیا میں ایلومینیم کو اس طرح دینا چاہئے۔ اس کا متبادل لوہے کے برتن۔ وہ ملتے ہیں ہر جگہ ذرا مہنگے ہیں مگر وہ بہترین علاج ہے یا اس کے علاوہ قلعی کیا ہوا اچھی طرح برتن کچھ بہتر ہے مگر سب سے اچھے مٹی کے برتن ہیں۔ مٹی کے برتن یا لوہے کے برتن یہ دو استعمال کریں کھانا بھی زیادہ مزیدار ہوگا اور کوئی نقصان کا بھی خطرہ نہیں۔

نئی تحقیق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایلومینیم کے برتنوں کے نقصانات بیان فرمائے تھے جو الفضل 17- جولائی 1998ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ بھارت میں ہونے والی ایک نئی تحقیق بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔

بمبئی - ایلومینیم کے برتنوں میں کھانا پکانے سے پاگل پن جیسی کئی خطرناک بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں زی ٹی وی کے مطابق یہ انکشاف ایک ماہر نے کیا ہے کہ کیلشیم اور آئرن کی کمی والے افراد پر ان کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ حیدر آباد کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن نے ایک تحقیق کے بعد ثابت کیا ہے کہ ایلومینیم کے برتنوں میں کھانا پکانے سے کئی طرح کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں ان میں پاگل پن سمیت متعدد دماغی بیماریاں بھی شامل ہیں تحقیقات سے مزید ثابت ہوا ہے کہ سبز پتوں والی سبزیاں، ٹماٹر اور دال وغیرہ ایلومینیم کے برتنوں میں پکانے سے ایلومینیم کی زیادہ مقدار انسانی جسم میں جاتی ہے کیونکہ اس میں مصالحہ اور تیل بھی ملا ہوتا ہے پاگل پن کا شکار زیادہ تر غریب لوگ ہوتے ہیں۔
(روزنامہ جنگ 3- ستمبر 1998ء)

رازِ محبّت

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

ذرّہ ذرّہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا

فلسفی ہے فلسفہ سے رازِ قدرت ڈھونڈتا
عاشقِ صادق ہے جویاں یار کے دیدار کا

عقل پر کیا طالبِ دنیا کی ہیں پردے پڑے
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا

تیری رہ میں موت سے بڑھ کر نہیں عزّت کوئی
دار پر سے ہے گزرتا راہ تیرے دار کا

غیر کیوں آگاہ ہو رازِ محبّت سے مرے
دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا

ڈھونڈتا پھرتا ہے کونہ کونہ میں گھر گھر میں کیوں
اس طرف آئیں پتہ دوں تجھ کو تیرے یار کا

اے خدا کر دے منوّر سینہ و دل کو مرے
سر سے پا تک میں بنوں مخزن ترے انوار کا

سیر کروا دے مجھے تو عالمِ لاہوت کی
کھول دے تو باب مجھ پر روح کے اسرار کا

رشتۂ الفت میں باندھے جا رہے ہیں آج لوگ
توڑ بھی کیا فائدہ ہے اس ترے زُنار کا

فلسفہ بھی رازِ قدرت بھی رموزِ عشق بھی
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیارے تری گفتار کا

چھٹ گیا ہاتھوں سے میرے دامنِ صبر و شکیب
چل گیا دل پر مرے جادو تری رفتار کا

قول سدید کہنا۔ سرخ اک کتاب رکھنا

اچھوں کی ہے یہ عادت قول سدید کہنا
غم دوسروں کا کھانا حرفِ مفید کہنا

صحبت میں صالحیں کی شاداں مدام رہنا
نیکی کی بات سن کر ھل من مزید کہنا

دامن بچا کے رکھنا آلائشوں سے ہر دم
تقوٰی کی رہ پہ چلنا قولِ سعید کہنا

سرخ اک کتاب رکھنا اغلاط اس میں لکھنا
چلنا سنبھل سنبھل کے قولِ مفید کہنا

اس کا بیان خالد دل میں اترتا جائے
جو کہہ رہا ہے تجھ سے قولِ سدید کہنا

(خالد ہدایت بھٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ صادق محمد طاہر صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور و ایمان افروز خطابات

جماعت احمدیہ جرمنی کے 23ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

23000 سے زائد افراد کی شمولیت 39 اقوام کے ساڑھے تین ہزار سے زائد نومبایعین کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا 23واں جلسہ سالانہ 21، 22 اور 23۔ اگست 1998ء کو من ہائیم مئی مارکیٹ میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ بخیر و خوبی انعقاد پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک

حسب سابق امسال بھی جماعت جرمنی کے حصہ میں یہ خوش بختی آئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و احسان جلسہ میں شمولیت فرمائی اور جلسہ میں مختلف مواقع پر اپنے روح پرور اور ایمان افروز خطابات کے ذریعہ پیاسی روحوں کو سیراب فرمایا۔

جلسہ کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ کے 21۔ اگست کے خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں حضور نے سورۃ الحجرات کی آیات 2 اور 3 کی روشنی میں مامورین زمانہ اور بزرگوں کی مجالس میں اختیار کئے جانے والے آداب سے متعلق نصائح فرمائیں۔ اسی طرح ایثار سے متعلق بھی قرآنی آیات اور مختلف واقعات کے حوالے سے وضاحت فرمائی۔

نومبایعین کے الگ جلسے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اللہ کے فضل سے جماعت جرمنی کو بعض نومبایعین اقوام کے الگ جلسے منعقد کرنے کی توفیق ملی جس سے حضرت مسیح موعود' کا الٰہی بشارات کے تابع یہ ارشاد بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا نظر آرہا تھا کہ "ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی" جس پر ہر احمدی کا دل خدا کی حمد سے لبریز ہو جاتا تھا اور دل کی گہرائیوں سے "مرزا غلام احمد کی جے" کی صدا بلند ہوتی تھی۔

امسال چار الگ جلسہ گاہیں بنائی گئیں جن میں عرب، البانین، ترک اور فرنچ نومبایعین نے اپنی اپنی زبانوں میں جلسے منعقد کئے جن میں مقامی مقررین کے علاوہ مرکز سے آئے ہوئے بعض مہمان مقررین نے بھی علمی و تربیتی رنگ میں حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کیں۔ ان میں محترم منیر عودہ صاحب، مکرم عبادہ بربوش صاحب، محترم زکریا خان صاحب، محترم عبدالغنی جہانگیر صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے بڑی محنت سے مسلسل کئی کئی گھنٹے ان جلسوں میں تقاریر کیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی مختلف اوقات میں ان جلسہ گاہوں میں جاکر مختلف اقوام کے احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا اور ضروری ہدایات و نصائح سے نوازا۔

حسب روایت خواتین کے لئے بھی الگ جلسہ کا انتظام تھا اور ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ اسی طرح مستورات کی رہائش، کھانے اور جملہ انتظامی امور احمدی خواتین اور بچیوں ہی کے ذمہ تھے جو کہ انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنات کی ان خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

جلسہ مستورات

جہاں تک مستورات کے جلسے کی تقاریر کے پروگرام کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں پہلے اور تیسرے روز کے تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کئے گئے تاہم دوسرے روز بعد دوپہر خواتین نے اپنے پروگرام کے مطابق جلسہ منعقد کیا جس میں "سیرت حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول" اور "رزق حلال کی اہمیت" کے موضوعات پر اردو میں تقاریر کی گئیں۔ "دین حق میں تربیت کا تصور" کے موضوع پر ایک تقریر جرمن زبان میں مع اردو ترجمہ کی گئی۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مستورات کے جلسہ کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے تشریف لا کر خواتین اور بچیوں کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔ یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا۔

مردانہ جلسہ گاہ میں ان تینوں ایام میں مختلف مقررین نے علمی و تربیتی مضامین پر تقاریر کیں جن میں اردو کے علاوہ جرمن زبان میں بھی تقاریر شامل تھیں جن کے موضوعات حسب ذیل ہیں۔ "جرمنی میں دین حق اور ہماری ذمہ داریاں، نوجوان جماعت کے لئے کیا کر سکتے ہیں، سیرت حضرت مسیح موعود بطور عاشق رسول، فتنہ دجال اور حضرت مسیح موعود کی عظیم کامیابی، نومبایعین کی تربیت اور ہماری ذمہ داریاں، انفاق فی سبیل اللہ، آسمانی نظام خلافت اور مسائل کا حل، نماز میں لذت حاصل کرنے کے ذرائع، آنحضرت ﷺ کے نمونہ کی روشنی میں دینی معاشرے کا تصور۔"

جلسہ کے پہلے روز شام کو ایک دلچسپ مجلس عرفان بھی منعقد ہوئی جس میں حضور پرنور ایدہ اللہ نے احمدی احباب کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے جو کہ علمی اور روحانی استعدادوں میں ترقیات کا موجب بنے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ بعض اوقات تفنن طبع کے طور پر مزاح کے رنگ میں استفسار فرماتے ہوئے جواب دیتے تھے جس سے مزید دلچسپی کے ساتھ طبائع میں ایک شگفتگی پیدا ہو جاتی تھی تمام حاضرین اپنے پیارے امام کی مبارک باتیں ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے یہاں تک کہ کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس مجلس کی گھڑیاں بڑی سرعت کے ساتھ گزر گئیں۔

اس جلسہ کی نہایت ہی بابرکت گھڑیوں میں سے ایک اختتامی اجلاس کے لمحات تھے جس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور اپنے خطاب میں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ چنانچہ حضور انور نے سورۃ الفرقان کی پہلی تین آیات کے حوالے سے "فرقان" کی روح پرور تشریح فرماتے ہوئے اس کی عظمت اور اہمیت کو اجاگر فرمایا حضور نے فرمایا کہ ایک ہی وجود ہے جسے تمام جہانوں کا فرقان عطا ہوا اور وہ ہمارے ہادی و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا بابرکت وجود ہے اور بالآخر اسی رسول کی فتح ہوگی اور اسی مذہب کی فتح ہوگی جو توحید کا علمبردار ہے۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اس خواہش کا دعائیہ رنگ میں اظہار فرمایا کہ جماعت جرمنی کو بھی وہی فرقان عطا ہو۔

وسع مکانک کا حسین نظارہ

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ جو وعدے فرمائے ہیں ان کے پورا ہونے کا نظارہ تمام دنیا کے احمدی ہر جگہ اور ہر روز نئی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھتے ہیں اور جماعت جرمنی بھی اللہ کے فضل سے ہر سال اس کا مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے جس کی ایک جھلک درج ذیل اعداد و شمار کی صورت میں پیش ہے۔ امسال جلسہ سالانہ میں حاضر ہونے والے افراد کی تعداد 23396 رہی جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری 21650 تھی۔ اس طرح 1746۔ افراد کا اضافہ ہوا۔ ان میں پانچ سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں ہیں جو ظاہر ہے کہ اللہ کے فضل سے ان میں بھی ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ اللھم زد و بارک۔

اسی طرح گزشتہ سال 27 اقوام کے 1506 نومبایعین نے شمولیت کی جبکہ امسال اللہ کے فضل سے 39 اقوام کے 3700 نومبایعین تشریف لائے جن میں فرنچ، بوزنین، البانین، ترک، کرد اور دیگر نومبایعین شامل ہیں۔ جن میں چار اقوام کے الگ جلسوں کا ذکر قبل ازیں کیا جاچکا ہے۔

گزشتہ سال احباب جماعت کو اپنے ذاتی خیمہ جات لگا کر ان میں رہائش اختیار کرنے کی تلقین کی گئی تھی جس کے نتیجے میں 116 خیمے لگائے گئے تھے جبکہ امسال 225 خیمے لگا کر رہائش اختیار کی گئی۔ دنیاوی طور پر جو اللہ تعالیٰ نے احمدی احباب پر فضل نازل کئے ان کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ امسال 3610 کاریں پارکنگ میں شمار کی گئیں جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 2500 تھی۔ اس طرح احباب جماعت جرمنی خدا کے ان افضال کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ ہمیں صحیح معنوں میں اپنا عبد شکور بنائے اور عاجزی کے ساتھ اپنی زندگیاں اس رنگ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ عباد الرحمان میں ہمارا شمار ہو (اللھم آمین)

اس جلسہ کے انتظامات تو کم و بیش سارا سال

باقی صفحہ 6 پر

بارگاہِ ایزدی کے فقیروں کے لئے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عہد میں "ایک سائل دو تین ماہ بعد پھیرا کیا کرتا تھا" وہ موٹا تازہ تھا اور آواز بھی اس کی بہت بلند تھی اس کا یہ طریق تھا کہ بیت مبارک کے نیچے کی گلی میں صدا دیتا تھا۔ اور ایک رقم مقرر کرکے سوال کرتا تھا اور حضرت صاحب ہی سے لینے کا اشارہ بھی کرتا اور جب تک اس کا مطالبہ پورا نہ ہو جاتا، ٹلتا نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے سوال کی رقم بڑھتی گئی اور آنوں سے روپوں تک نوبت پہنچ گئی۔ بعض اوقات اس کو پکارتے پکارتے صبح سے دوپہر ہو جاتی۔ حضرت صاحب دوسری منزل میں رہتے تھے اور تیسری منزل پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا چوبارہ تھا۔ وہ بہت نازک طبع تھے انکو بہت تکلیف ہوتی۔ ایک دن انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اس فقیر نے بہت تنگ کیا ہے اور اگر ذرا اشارہ فرما دیتے تو خدام اسی وقت اس کو کہیں دور چھوڑ آتے اور ایسی تنبیہ کرتے کہ دوبارہ نہ آتا یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا:-

"مولوی صاحب ایک گدا ہوتا ہے اس کو جو دے دو لے کر چلا جاتا ہے۔ ایک نرگدا ہوتا ہے جو اپنا مطلب پورا کئے بغیر ٹلنے میں نہیں آتا۔

بندہ کو بھی اللہ کے حضور میں ایسا ہونا چاہیے کہ مانگے اور مانگنے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ خدا اس کا مطلب پورا کردے"

(انعامات خداوند کریم صفحہ 259-260 مولفہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی طبع دوم اشاعت جنوری 1957ء لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

اسلام کے پہلے مبلغ۔ پہلے علمبردار

حضرت مصعبؓ بن عمیر

قبول اسلام

دنیا کا عظیم داعی الی اللہ جسے قرآن حکیم نے سراجاً منیرا" قرار دیا ہے۔ جب اپنی ضیاء پاشیوں سے ظلمات کے پردے چاک کر رہا تھا۔ اور محبت الٰہی کے جام لنڈھا رہا تھا تو انہی دنوں اس کی تابناک شعاعوں میں سے ایک شعاع دلنواز نے پچیس چھبیس سالہ جوان رعنا کے قلب مطہر کو بھی اپنا گرویدہ بنالیا۔

حضرت مصعب بن عمیر قریش کے قبیلہ بنو عبدالدار کے ایک انتہائی شریف و نجیب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم عمیر بن ہاشم مکہ کے انتہائی متمول' عزو جاہ کے مالک اور شرافت و اخلاق میں تمام قبیلے میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ خناس بن مالک بھی بڑی مالدار' بارعب اور مضبوط شخصیت کی مالک تھیں۔ وہ اپنے اس بیٹے سے انتہائی محبت و شفقت سے پیش آتیں۔ ہر طرح کا خیال رکھتیں۔ کھانے پینے' رہنے سہنے اور پہننے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاکیں مہیا کرتیں۔ گویا ان کا دین و دنیا یہی بیٹا تھا۔

راہ حق میں مصائب

یہ دور جس میں حضرت مصعب بن عمیر دولت اسلام سے مالامال ہوئے پرستاران حق کے لئے بڑا ہی پر صعوبت اور تکالیف و مصائب سے بھرپور دور تھا۔ اس لئے شروع میں حضرت مصعبؓ نے اپنی والدہ سے اپنے ایمان کو چھپا کر رکھا۔ تاکہ کہیں والدہ کے دل نازک کو ٹھیس نہ پہنچے۔ لیکن کبھی عشق و مشک بھی چھپائے چھپے ہیں۔ وہ تو سات پردوں میں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہی ہوا۔ آپ چپکے چپکے دارارقم جاکر ظاہری و باطنی تربیت و پاکیزگی کا اہتمام اور روح کی بالیدگی کا انتظام کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ کے چچازاد بھائی عثمان بن طلحہ نے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے حضور سربسجود دیکھ لیا۔ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ بتوں کا بچاری۔ لات و عزیٰ کا حواری یہ سب کچھ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ فوراً آپ کی والدہ کے پاس پہنچا۔ اور کہنے لگا۔

"جس بیٹے کو تم لاڈ و پیار سے پال پوس رہی ہو۔ وہ تو "صابی" ہو گیا ہے۔ گویا خدا کی توحید کا اقرار اور رسالت محمد ﷺ پر اصرار اس کافر کے نزدیک اسلام نہیں بلکہ صابیت تھا۔ آپ کی والدہ نے جونہی یہ سنا اس کی ساری محبتیں کافور ہو گئیں۔ اور اس کی جگہ نفرتوں اور بغضوں کے الاؤ جلنے لگے۔ اسی اثناء میں جب آپ گھر پہنچے تو سب گھر والے لعن طعن کرتے ہوئے۔ آپ کو مارنے لگے۔ برا بھلا کہنے لگے۔ ماں مارتی جاتی تھی اور ساتھ ساتھ کہتی جاتی تھی۔ ارے بد بخت! کیا اسی دن کے لئے میں نے تجھے پال پوس کے بڑا کیا تھا۔ تیرے لئے مصیبتیں اٹھائیں کہ تو بڑا ہو کر باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر "صابی" ہو جائے۔ انہوں نے بہتیرا کہا کہ میں صابی نہیں ہوا۔ بلکہ اب ہی تو میں نے سچا اور صحیح دین ابراہیم قبول کیا ہے۔ مگر نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا۔ خوب اچھی طرح دھنائی اور ٹھکائی کرنے کے بعد رسیوں سے جکڑ کر قید تنہائی میں یہ کہتے ہوئے ڈال دیا گیا۔

"جب تک باپ دادا کے دین پر واپس نہیں آؤ گے اسی زنداں میں بند تڑپتے رہو گے"

مصعبؓ نے ہمیشہ محبت کے جام پیئے تھے۔ ہمیشہ والدین کی طرف سے شفقتوں کی بارش دیکھی تھی۔ مگر اب اچانک قبول ایمان کے بعد ؎

چلی نفرتوں کی وہ آندھیاں کہ چراغ پیار کے بجھ گئے

نفرتوں کی آندھیاں تھیں۔ مصائب و آلام کے دہکتے انگاروں کی وادیاں تھیں۔ وہی دکھ اور تکالیف جن کا سامنا حضرت بلالؓ۔ حضرت یاسرؓ۔ حضرت عمارؓ اور حضرت خبابؓ کو تھا آپ کو بھی انہی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ہر روز ڈرایا جاتا۔ ہر روز دھمکایا جاتا۔ لالچیں دی جاتیں۔ مختلف پیشکشیں کی جاتیں۔ شرط صرف یہ تھی۔ کہ محمد ﷺ کا ساتھ چھوڑ دو۔ توحید و رسالت سے منہ موڑ لو۔ دنیا کی ہر نعمت تمہارے قدموں میں ہو گی۔

وطن سے بے وطن

جب تعذیب و تہدید کی انتہاء ہو گئی اور ظلم و جور کی بارش بے بہا ہونی شروع ہوئی۔ کفار قریش کی انسانیت نے مکمل طور پر حیوانیت کا جامہ پہن لیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ستم رسیدہ و کمر خمیدہ مسلمانوں کو یہ کہہ کر ہجرت حبشہ کی اجازت مرحمت فرمائی کہ۔ "حبشہ کا بادشاہ بڑا انصاف پسند ہے۔ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس سر زمین میں خیر و بھلائی کا راج ہے۔ جو جانا چاہتا ہے وہاں چلا جائے۔ اور جب تک اس کو اس مصیبت سے نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا وہیں رہے"

بارہ مردوں اور چار عورتوں کے مختصر قافلہ میں جو اپنا پیارا وطن محض خدا کی خاطر چھوڑ کر دور دیس (حبشہ) جا رہے تھے ان میں حضرت مصعبؓ بھی شامل تھے۔ یہ غریب الوطن اس لئے اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ کہ انہوں نے لکڑی اور پتھروں کے دیوتاؤں سے منہ موڑ کر خدائے واحد کے آستانہ پر اپنی جبیں کو جھکا لیا تھا۔ ان بلاکشان اسلام کو اس لئے اپنے وطن سے نکلنا پڑا کہ انہوں نے خدائے پاک کے محبوب رسول ﷺ کی رسالت کی تائید و تصدیق کی تھی۔ ان ہجر زدوں کو اس لئے اپنے پیاروں سے جدا ہونا پڑا کہ یہ خدا کے پاک کلام قرآن حکیم پر نہ صرف ایمان لائے تھے بلکہ اس پر عمل کرنے کو اپنی زندگی سمجھتے تھے۔

ان مہاجرین الی اللہ کو حبشہ گئے ابھی تین ہی برس گذرے تھے کہ انہیں یہ خبریں پہنچیں کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں کو تنگ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی بعض مہاجرین واپس آئے تو یہاں ستم و الم کا تندور پہلے سے بھی زیادہ شعلہ زن تھا۔ چنانچہ ان حالات میں حضور ﷺ نے پھر ہدایت فرمائی کہ جس مسلمان مظلوم سے بن پڑے، وہ حبشہ ہی کی طرف ہجرت کر جائے۔

اب کی دفعہ اسی سے زائد مردوں اور بیس سے زائد خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت مصعب بن عمیر اب کی دفعہ بھی ان میں شامل تھے۔ اور پھر ہجرت مدینہ سے کوئی تین برس قبل واپس تشریف لے آئے۔

حضرت مصعب بہت ہی خوبصورت جوان رعنا تھے۔ مگر غریب الوطنی بھی کیا عجیب شئی ہوتی ہے۔ جس نے ان کی ساری رعنائی و دلکشی کو چھین لیا۔ مصائب و شدائد نے ان کا سب رنگ و روپ تبدیل کر دیا۔ نرم و نازک جلد موٹی و کھردری ہو گئی تھی۔ کمخواب و اطلس کی جگہ موٹے' جھوٹے اور پیوندہ شدہ کپڑے زیب تن تھے۔ یہ بہت ہی لرزا اور کپکپا دینے والا منظر تھا۔ کہ وہ جسم جو کبھی ریشم کے سوا کسی اور لباس سے آشنا نہ تھا۔ آج بوسیدہ اور پرانے لباس میں ملبوس تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے راہ حق کے مسافر کو اس حال میں دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے۔ اور فرمایا:۔

"چند سال پہلے میں نے اس نوجوان کو دیکھا تھا۔ کہ سارے مکہ میں اس سے بڑھ کر نازو نعمت کا پروردہ' خوش رو' خوش پوشاک اور آسودہ حال کوئی نہ تھا۔ مگر آج اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت پر اس نے اپنے تمام عیش آرام کو قربان کر دیا۔ اور حسنات اخرویہ سے محبت نے اس کو دنیوی لذت اور اسباب راحت سے بے نیاز کر دیا ہے۔"

پہلا مبلغ

ظلم و آفات کے بادل برس رہے تھے۔ مایوسی کی آندھیاں امیدوں کے چراغ بجھانے میں کوشاں تھیں۔ شورہ پستوں کا ہجوم استہزاء' تضحیک' ظلم و ستم سے ندائے حق کو دبانے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل تھا۔ مگر نور خدا منہ کی پھونکوں سے کب بجھایا جا سکتا ہے۔ نیک اور سعید فطرتیں انجامکار نبی آخرالزماں ﷺ کی طرف کشاں کشاں کھینچی آ رہی تھیں۔ دس نبوت میں مدینہ کی چھ خوش بخت روحیں حق سے آشنا ہوئیں اور اگلے سال یعنی گیارہ نبوت میں بارہ روحوں کو ابدی نجات کا پروانہ نصیب ہوا۔ واپسی پر انہوں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں قرآن کریم پڑھانے اور دین کی باتیں سکھانے کے لئے ایک معلم عطا فرمائیں۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ' عالم دین اور حافظ قرآن تھے۔ اور حضور ﷺ کی شفقتوں اور محبتوں کے مورد تھے۔ اس لئے حضور ﷺ نے اس اہم کام کے لئے آپؓ کو منتخب فرمایا۔ یہ اپنے آقا کا حکم ملتے ہی اسلام کے پہلے مبلغ بن کر مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینہ جا کر حضرت مصعبؓ حضرت اسعد بن زرارہؓ کے ہاں ٹھہرے۔

شیریں بیانی کا کمال

آپ (یعنی اسعد بن زرارہ) ان چھ افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے پہلے سال اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت مصعبؓ نے ان کے ساتھ مل کر بستی' بستی' قریہ قریہ' محلوں اور قبیلوں کا تبلیغی دورہ شروع کیا۔ آپ کی سادگی' پاکبازی' انکساری' شیریں بیانی بلند اخلاقی اور پر تاثیر اور سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تعلیم و تلاوت قرآن نے لوگوں کے دل میں گھر کرنا شروع کر دیا۔ غفلت کے پردے چاک ہونا شروع ہو گئے۔ اور اس کی جگہ انوار کے چراغ گھر گھر جلنے لگے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ میں ان کی کوششوں کی وجہ سے اسلام کو بڑی وسعت حاصل ہو گئی۔

حضرت مصعبؓ کی یہ کامیابی بعض لوگوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ انہوں نے ان کی راہ روکنے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے مبلغ اور سفیر کو اس کے توڑ کرنے کی جو تدبیر سلجھائی وہ سننے اور سمجھنے کے قابل ہے۔ ایک دن بنو عبدالاشہل کے سردار سعدؓ بن معاذ نے اپنے چچازاد بھائی اسید بن حضیر سے کہا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ مصعبؓ اور سعدؓ کس طرح ہمارے لوگوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ اگر ان کا راستہ نہ روکا گیا تو یہ سب کو اپنے قابو کر لیں گے۔ اس پر اسیدؓ نے اپنا برچھا سنبھالا اور بڑے غصہ سے تلملاتے ہوئے ان دونوں کی طرف روانہ ہوئے۔ اسعدؓ بن زرارہ نے مصعبؓ سے کہا کہ اسید آ رہے ہیں۔ یہ اپنے قبیلے کے سردار ہیں اگر یہ مسلمان ہو گئے تو ان کا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس لئے اچھی طرح سنبھل کر ان سے گفتگو کیجئے گا۔ اتنے میں اسید بھی پہنچ گئے۔ غضب اور غصہ ان کی آنکھوں کو شرربار کئے ہوئے تھا۔ انتہائی ترش لہجے میں گویا ہوئے۔

"تم لوگ ہمارے کمزوروں کو بیوقوف بنا رہے ہو۔ خیریت چاہتے ہو تو یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔ اور خبردار جو دوبارہ ہمارے محلّہ کا رخ کیا۔"

حضرت مصعبؓ نے بڑے تحمل اور بردباری سے یہ ساری بات سنی۔ اور دھیرے' میٹھے اور دل موہ لینے والے انداز میں کہا۔ میرے بھائی تشریف رکھیے۔ اور میری بات سماعت کیجئے۔ اگر پسند آئے تو مان لیں ورنہ جو آپ فرمائیں گے ویسے ہی ہو گا۔ ان کے بیٹھتے ہی حضرت مصعبؓ نے بڑے دلنشیں پیرائے میں دعوت حق دی۔ اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ جونہی حضرت مصعبؓ نے تلاوت قرآن ختم کی' اسیدؓ بے اختیار پکار اٹھے۔ واہ کیا عمدہ اور حسین کلام ہے۔ اور پھر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور پھر کہنے لگے ایک شخص اور ہے۔ اگر وہ بھی مسلمان ہو جائے تو سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر اسیدؓ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

گلیلیو اور چرچ

شعور پانے کے بعد انسان کی نظریں آسمان کی طرف اٹھتی رہی ہیں۔ جب انسان نے سفر شروع کیا تو ستاروں سے راہنمائی حاصل کی۔ وقت کا حساب رکھا تو چاند اور سورج کے حوالے سے مہینے اور سال ترتیب دیئے گئے۔ اور جب توہمات میں مبتلا ہوا تو اجرام سماوی کی پرستش ہی شروع کر دی۔ پھر سائنسی سوچ بیدار ہوئی تو چاند' سورج اور ستاروں کو سمجھنے کی کوشش کا آغاز ہوا۔

ارسطو کا نظریہ

ارسطو نے نظریہ پیش کیا کہ زمین ساکن اور کائنات کا مرکز ہے۔ بعد میں آنے والے سائنسدان ایک لمبے عرصہ تک اسے تسلیم کرتے رہے اور اسی محدود مشاہدے پر بنیاد رکھ کر کائنات کے پیچیدہ نقشے بنائے گئے۔ پھر پولینڈ کے ایک ذہین سائنسدان کوپرنیکس (Copernicus) نے جیومیٹری اور ریاضی کی مدد سے کائنات کا نئے زاویئے سے مطالعہ شروع کیا۔ کم و بیش نصف صدی کی تحقیق کے دوران رفتہ رفتہ کوپرنیکس پر قدیم نظریات کی خامیاں ظاہر ہوتی گئیں۔ مسلسل مشاہدے کو پرکھنے کے بعد ظاہر ہوتا تھا کہ زمین گھومنے کے علاوہ سال میں ایک چکر سورج کے گرد مکمل کرتی ہے۔

کوپرنیکس کا نظریہ

1533ء میں کوپرنیکس نے روم جاکر اپنی تحقیقات پر لیکچر دیئے۔ ان تقریبات کے مہمان خصوصی خود پوپ کلیمنٹ ہفتم (Clement VII) تھے۔ اس وقت پوپ یا کیتھولک چرچ کی طرف سے ان نظریات کی کوئی مخالفت نہیں کی گئی تھی۔ اس کے برعکس کوپرنیکس کی کتاب کو جرمنی میں شائع کرنے کی کوشش کی گئی تو پروٹسٹنٹ تحریک کے بانی مارٹن لوتھر اس کے مخالفوں میں سے تھے۔ اس زمانے میں فلکیات کے پرانے نظریات اتنے مقبول تھے کہ ایک لمبے عرصے تک کوپرنیکس اپنی تحقیقات کو حتمی نظریئے کے طور پر شائع کرنے سے ہچکچاتا رہا۔ اور جب اس موضوع پر اس کی آخری کتاب شائع ہوئی تو پیش لفظ میں یہ وضاحت شامل تھی کہ یہ نظریات محض ایک حسابی مفروضے کے طور پر پیش کئے جارہے ہیں۔ 24 مئی 1543ء کا دن کوپرنیکس کے لئے بہت اہم تھا۔ اس دن اسے اپنی اس اہم کتاب کی چھپی ہوئی جلد موصول ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اسی دن کوپرنیکس کا انتقال ہوگیا۔ بعد کے حالات سے ظاہر ہوا کہ اس کے دھیمے مزاج اور مصلحت پسندی نے اسے ردعمل کے طوفان سے بچائے رکھا تھا۔

دوربین کی ایجاد

کوپرنیکس کے بعد دوربین کی ایجاد نے فلکیات کے علم میں ایک نئی زندگی ڈال دی۔ یوں تو اس کی ابتدائی شکل سولہویں صدی میں تیار ہو چکی تھی لیکن اس کی صلاحیت بہت کم درجے کی تھی۔ سترہویں صدی کے آغاز پر گلیلیو نے اس پر کام شروع کیا اور بہت سی تبدیلیوں کے بعد اس کی صلاحیت میں اتنا اضافہ کر دیا کہ اب اس سے اشیاء بتیس گنا زیادہ بڑی نظر آتی تھیں۔ اب انسان سورج چاند اور ستاروں کو بہت بہتر طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اس سے پہلے بھی گلیلیو فزکس میں کامیاب تحقیقات کرچکا تھا۔

زمین کی گردش کا نظریہ

لیکن گلیلیو صرف مشاہدے کا قائل نہیں تھا۔ وہ ان نئی دریافتوں کو ریاضی کے اصولوں پر پرکھ کر سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا قول تھا کہ قدرت کی کتاب ریاضی کے ہندسوں میں تحریر کی گئی ہے۔ ان تحقیقات کے کچھ عرصے بعد گلیلیو کو یقین ہو گیا کہ پرانا خیال کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھوم رہا ہے غلط ہے بلکہ زمین اور دیگر سیارے سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ یہ نظریات پہلے کوپرنیکس بھی پیش کرچکا تھا لیکن گلیلیو اس کی نسبت زیادہ پر اعتماد تھا۔ اس کی ایک وجہ تو دوربین سے سامنے آنے والے شواہد تھے اور دوسری وجہ گلیلیو کی اپنی شہرت تھی۔ فلکیات پر تحقیق کا آغاز کرنے سے قبل ہی وہ صرف اٹلی میں ہی نہیں بلکہ پورے یورپ میں شہرت پاچکا تھا۔ اس کے مداحوں میں رؤساء کے علاوہ چرچ کے اعلیٰ عہدیدار بھی شامل تھے۔ اس لئے گلیلیو (Galileo) کو پوری امید تھی کہ اب ان نئے نظریات کی کوئی قابل ذکر مخالفت نہیں ہو گی۔

اس پس منظر میں گلیلیو نے روم کا رخ کیا۔ اس کا مقصد پوپ اور چرچ کے عہدیداروں کو جدید تحقیقات سے آگاہ کرنا تھا۔ اسے پوری امید تھی کہ اس کے دلائل سن کر وہ پرانے خیالات کو الوداع کہہ دیں گے۔ یہاں اس نے متعدد لیکچروں میں دوربین کی افادیت کا مظاہرہ کیا اور فلکیات کے متعلق اپنی دریافتیں بیان کیں چرچ کے عمائدین بھی ان لیکچروں میں شامل ہوتے رہے اور گلیلیو کی پوپ سے ملاقات بھی ہوئی۔ کم از کم اس وقت تک کوئی قابل ذکر مخالفت سامنے نہیں آئی تھی۔

مخالفت کا آغاز

اس صورت حال کو حوصلہ افزائی سمجھتے ہوئے اس نے اپنی نئی کتاب پر کام شروع کیا۔ اس کتاب میں سورج پر پڑنے والے دھبوں کا ذکر بھی تھا۔ یہ کتاب 1613ء میں شائع ہوئی۔ گلیلیو صرف ذہین سائنسدان نہیں تھا بلکہ اسے اطالوی تحریر پر بھی عبور حاصل تھا۔ اس کی دریافتوں اور اس کے انداز بیان نے تہلکہ مچا دیا۔ اس کی شہرت علمی حلقوں کی حدود پھلانگ چکی تھی۔ اب عام آدمی بھی ان خیالات سے واقف ہو رہا تھا۔ لیکن کچھ لوگ اس صورت حال سے ناخوش تھے۔ ان میں سے ایک گروہ تو ان پرانی روش کے پروفیسروں کا تھا جن کی عمریں قدیم نظریات پڑھانے میں گزری تھیں۔ اور اب وہ ہر نئے خیال پر بھڑک اٹھنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ دوسرا گروہ ان پادریوں کا تھا جن کے نزدیک گلیلیو کے خیالات بائبل سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ان کو صحیح ماننے سے بائبل کے کچھ حصے غلط ثابت ہوتے تھے۔ مثلاً یشوع باب 10 میں لکھا ہے کہ جب بنی اسرائیل کی اموریوں کے پانچ بادشاہوں سے جنگ ہوئی تو حضرت یوشع بن نون کی دعا سے سورج کی حرکت رک گئی تھی تاکہ دن ہی چڑھا رہے اور بنی اسرائیل اموریوں کی قتل و غارت کر کے اپنا انتقام پورا کریں۔ ان لوگوں کے نزدیک اگر دن اور رات زمین کے اپنے محور کے گرد گھومنے سے پیدا ہوتے ہیں تو بائیبل کا یہ بیان بے معنی ہو جاتا ہے کہ دن کو لمبا کرنے کے لئے سورج کی حرکت روک دی گئی تھی۔ ان کو خدشہ تھا کہ اگر اس طرح سائنس کا بائبل سے تصادم ہوتا رہا تو رفتہ رفتہ عیسائیوں کا اپنی مقدس کتب پر اعتقاد ختم ہو جائے گا۔ بہرحال کچھ پادریوں نے گلیلیو کے خلاف واعظ کر کے دل کی بھڑاس نکالی اور کچھ نے روم میں اپنے عمائدین سے درخواست کی کہ کیونکہ گلیلیو مقدس کتب سے منحرف ہوچکا ہے اس لئے اس پر چرچ کی عدالت میں مقدمہ چلاکر سزا دی جائے۔

اس شور و غوغا کو ختم کرنے کے لئے گلیلیو اور اس کے شاگرد سائنسدان کیسٹیلی (Castelli) نے بااثر افراد اور چرچ کے اعلیٰ عہدیداروں کو خطوط لکھنے شروع کئے۔ اور انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ جہاں بائیبل کا سائنسی حقائق سے تصادم ہو وہاں بہتر ہو گا کہ بائیبل کے اس حصے کے تمثیلی معانی لے لئے جائیں۔ ورنہ اگر یہ حقائق واضح طور پر ثابت ہو گئے تو لوگوں کا بائبل پر سے ایمان کلیتہً اٹھ جائے گا۔ بہت تھوڑے پادریوں پر اس کا مثبت اثر ہوا۔ ان میں سے ایک کارڈنل کونٹی (Conti) تھے۔ انہوں نے گلیلیو کو خط تحریر کیا کہ ممکن ہے کہ یشوع باب 10 میں عام آدمیوں کی زبان میں معجزے کو بیان کیا گیا ہو۔ لیکن چرچ کے اکثر سرکردہ افراد پر اس خط کا الٹا اثر برآمد ہوا۔ اب انہیں اس بات پر طیش آرہا تھا کہ فلکیات پڑھاتے پڑھاتے 'اب گلیلیو انہیں بائبل کی تشریح کرنے کا سلیقہ بھی پڑھانے لگ گیا ہے۔

چرچ سے اختلاف کی سزائیں

آخر کار گلیلیو کو اپنے اوپر لگے ہوئے الزامات کا سامنا کرنے کے لئے روم جانا پڑا۔ چرچ کی عدالت میں اس نوعیت کے مقدمے کا سامنا کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ ان عیسائیوں کو جو اپنے عقائد سے منحرف ہوجائیں یا چرچ سے اختلاف کریں' اس طرح کے مقدمات کے ذریعے سزا دی جاتی تھی۔ ابتداء میں تو نسبتاً نرم' سزائیں سنائی جاتی تھی۔ مثلاً جائیداد کی ضبطی' گھروں کا منہدم کروا دینا یا شہری حقوق سلب کر لینا وغیرہ لیکن پھر اس کو بھی ناکافی سمجھ کر 1224ء میں پوپ گریگری نہم (Gregory IX) نے سزائے موت کا قانون جاری کیا۔ اور بعد میں عملی مثال قائم کرتے ہوئے ایک فرقہ کے لوگوں کو روم کی حدود میں گرفتار کر کے مقدمات چلائے۔ جن ملزموں نے اپنے عقائد چھوڑنے سے انکار کیا انہیں یا تو زندہ جلا دیا گیا یا پھر قید با مشقت کے لئے باہر بھجوا دیا۔ پہلے تو یہ طریقہ کار صرف فرانس اور اٹلی میں ہی رائج تھا لیکن پھر کیتھولک چرچ نے اسے اپنے استحکام کے لئے نہایت مفید سمجھتے ہوئے دیگر ممالک مثلاً جرمنی' ہنگری سپین وغیرہ میں بھی رائج کروایا۔ اور اپنے نمائندے اس کام کے لئے دور دور بھجوائے کہ جو لوگ چرچ سے نظریاتی اختلاف رکھتے ہیں انہیں ڈھونڈ کر سزائیں دلوائی جائیں ججوں کا پہلا کام یہ ہوتا تھا کہ وہ قیدیوں کو خوف دلا کر اعتراف جرم اور تائب ہونے پر مجبور کریں۔ پھر پوپ انوسنٹ چہارم (Innocent IV) نے یہ فرمان جاری کیا کہ اگر اس کام کے لئے تشدد بھی کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ اس کا طریقہ یہ تھا کہ ملزم کو عقوبت خانے میں لے جاکر' کپڑے اتار کر باندھ دیا جاتا۔ پھر اسے مار پیٹ کر تائب ہونے کی ترغیب دلائی جاتی۔ اس دور میں چرچ کے عمائدین نظریاتی بحثوں کا فیصلہ اس قسم کے' ٹھوس دلائل' سے کیا کرتے تھے اگر کوئی ملزم مقدمے کے دوران یا مقدمہ شروع ہونے سے قبل ہی مرچکا ہوتا تو بھی مقدمہ اسی طرح چلتا۔ اگر اس پر عقائد سے منحرف ہونے کا الزام ثابت ہو جاتا تو قبر اکھیڑ دی جاتی۔ ہڈیاں اور گلے سڑے اعضاء باہر نکالے جاتے۔ پھر شہر میں ان کا جلوس نکلتا۔ ساتھ بگل بھی بجایا جاتا تاکہ لوگ متوجہ ہوں۔ اس کے بعد بزعم خود انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اس بیچارے کے جسم کے باقی ماندہ حصوں کو نذر آتش کر دیا جاتا۔ خود روم میں یہ مکروہ کھیل بار بار دہرایا گیا۔ اور صدیوں تک لوگوں کو اپنے عقائد اور نظریات کی وجہ سے چرچ کی طرف سے سزائے موت دی گئی۔

چرچ کی عدالت میں پیشی

مقصد اس بیان کا یہ ہے کہ گلیلیو کے خلاف جو کچھ ہوا' وہ غالباً گلیلیو کی شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت نرم سلوک تھا۔ روم میں کئی لوگ دبے لفظوں گلیلیو کی حمایت کر رہے تھے لیکن بدقسمتی سے ایک بہت بااثر کارڈنل (Cardinal) بلارمین' جنہیں چرچ کا سب سے بڑا عالم مانا جاتا تھا ان نظریات کا مخالف تھا۔ جب گلیلیو نے پادریوں پر مشتمل کمیٹی کو دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی کہ زمین دن میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ اپنے محور کے گرد اور سال میں ایک مرتبہ سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے تو یہ حضرات خود ہی چکرا گئے۔ وہ یہ باتیں صرف سن سکتے تھے سمجھنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ آخر کار یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ دلائل بالکل بے جان ہیں اور زمین سورج کے گرد نہیں گھوم رہی۔ اس کے ساتھ ہی تین کتب کا مطالعہ ممنوع قرار دیا گیا' جن میں سے ایک کوپرنیکس کی کتاب تھی۔ لیکن گلیلیو کے خلاف کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ پوپ پال پنجم نے دلجوئی کے لئے گلیلیو سے ملاقات کی اور اسے یقین دلایا کہ سب اختلافات کے باوجود وہ گلیلیو کی ذہانت کی قدر کرتے ہیں۔ اگر وہ چاہے تو اپنی تحقیق جاری رکھ سکتا ہے لیکن اسے کوپرنیکس کے خیالات کی کھلم کھلا حمایت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

یہ طوفان ٹلا تو اگلے سات برس گلیلیو نے فلورنس کے نزدیک اپنے گھر میں خاموشی کے ساتھ تحقیق میں مشغول رہ کر گزارے۔ اس دوران امید کی ایک نئی کرن پیدا ہوئی۔ پوپ کا انتقال ہوا اور فرانس کے کارڈنل میفیو باربرین (Maffeo Barbarine) پوپ اربن ہشتم کے نام سے پوپ بن گئے۔ ان کے گلیلیو سے ذاتی مراسم تھے اور وہ مختلف مواقع پر گلیلیو کی مدد بھی کرتے رہے تھے۔ 1623ء میں گلیلیو نے اپنے ایک کتابچے کا انتساب پوپ کے نام کیا۔ اور پوپ نے بھی اسے خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ 1624ء میں گلیلیو روم گیا اور درخواست کی کہ پرانے احکامات منسوخ کردیئے جائیں۔ اس میں تو کامیابی نہ ہوئی لیکن اسے ایک ایسی کتاب لکھنے کی اجازت مل گئی' جس میں قدیم خیالات اور کوپرنیکس کے نظریات کا صرف موازنہ درج ہو لیکن نتیجہ کوپرنیکس کے حق میں نہ نکالا جائے۔ برسوں کی محنت کے بعد یہ کتاب 1623ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب صرف فلکیات کا نہیں بلکہ ادبی زبان کا بھی شاہکار تھی۔ پورا یورپ داد و تحسین سے گونج اٹھا۔ یہ نعرے اس زور سے بلند ہوئے کہ چرچ کی بنیادیں ہل گئیں۔ کہنے کو تو گلیلیو نے صرف فلکیات کے پرانے اور نئے نظریات کا موازنہ لکھا تھا اور نتیجہ نہیں نکالا تھا۔ لیکن چرچ کے محبوب نظریات صاف طور پر پٹے ہوئے مہرے کی طرح نظر آ رہے تھے۔ اب قدامت پسند پادریوں نے یہ واویلا شروع کیا کہ جتنا گلیلیو نے عیسائیوں کے اعتماد کو نقصان پہنچایا ہے شاید ہی کسی منحرف نے پہنچایا ہو اب پوپ بھی گلیلیو کی مخالفت میں شریک تھے۔

گلیلیو کو سزا

اب گلیلیو پر ایک مرتبہ پھر مقدمہ چلایا گیا۔ چرچ کے عمائدین نے گلیلیو کو حکم دیا کہ وہ اپنے نظریات سے توبہ کرنے کا اعلان کرے۔ گلیلیو اب بوڑھا بھی ہو چکا تھا اور اس کی ہمت بھی جواب دے چکی تھی اس نے عدالت کی دی ہوئی تحریر پڑھ دی کہ میں اپنے نظریات سے تائب ہوتا ہوں۔ پھر اسے قید کی سزا سنائی گئی۔ لیکن جلد ہی یہ سزا نظر بندی میں تبدیل کر دی گئی۔ گلیلیو نے زندگی کے آخری چند سال اپنے کچھ وفادار شاگردوں کے ساتھ' گھر میں نظر بند رہ کر گزارے۔ زندگی کے آخری سالوں میں سائنسی بصیرت رکھنے والا یہ شخص بصارت سے بھی محروم ہو گیا اور اسی نابینائی اور نظر بندی کی حالت میں 1647ء میں اس کا انتقال ہوا۔

آج کوئی ہوشمند گلیلیو کی سچائی پر شک نہیں کر سکتا۔ بائبل کے وہ حصے جو سائنسی حقائق کے خلاف ہیں صرف پڑھے جاتے ہیں ان پر یقین کوئی نہیں کرتا۔ اب چرچ بھی گلیلیو کے بتائے ہوئے طریق پر بائبل کے مختلف حصوں کی توجیہ پیش کرتا ہے۔ لیکن جب اس صدی میں کیتھولک چرچ کی ضخیم تاریخ مرتب کی گئی تو اس واقعے کو ایک منفرد انداز سے بیان کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان سب باتوں کا ذمہ دار دراصل گلیلیو ہی تھا۔ مصنف کی رائے میں اسے صرف فزکس پر ہی اکتفا کرنی چاہئے۔ اس کا فلکیات پر تحقیق کرنا ہی غلطی تھی۔ اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ اس طرح فزکس کو ترقی ملتی اور گلیلیو کے حق میں بہتر ہوتا۔ اس طرح جو فلکیات کا علم پیچھے رہ جاتا اس کا ذکر کرنا انہوں نے مناسب نہیں خیال کیا ویسے بھی یہ ہر سائنسدان کی اپنی مرضی ہوتی ہے وہ جس میدان میں چاہے دلچسپی لے۔ دوسرا الزام گلیلیو پر یہ لگایا گیا ہے کہ اس نے جو دلائل پیش کئے تھے۔ وہ نامکمل تھے' اس لئے چرچ کے فیصلوں میں بھی کچھ قصور گلیلیو کا بھی بنتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ جب بھی کوئی نیا نظریہ پیش کیا جاتا ہے تو ابتداء میں اس کے دلائل نامکمل ہی ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ واضح صورت حال ابھرتی ہے۔ سائنس کا وہ کون سا نظریہ ہے جو روز اول سے ہی مکمل تحقیق اور دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا تھا؟ اگر اسی طرح کے بودے دلائل کے ساتھ سائنسدانوں کو عدالتوں میں گھسیٹا جائے تو جلد ہی تمام سائنسدان جیل کی سلاخوں کے پیچھے نظر آئیں گے۔ یقین نہیں آتا کہ یہ گوہر افشانی اس صدی میں کی گئی تھی۔

(History of the Popes by Dr C Pastor Vol 25 page 290-302)

کسی بھی مذہب کی کتاب کا اگر سائنسی حقائق سے تصادم بڑھتا ہی جائے تو اس کے ماننے والوں کا اس کی سچائی پر اعتقاد قائم نہیں رہ سکتا۔ اوپر لیبل جو بھی لگا ہو' پس پردہ دہریت جڑیں پکڑتی جائیں گی۔ اس کے برعکس اگر سائنسی تحقیق سے اس کتاب میں بیان شدہ باتوں کی تصدیق ہوتی جائے تو پھر سائنس مذہب کے مقابل نہیں آئے گی بلکہ مذہب کے قریب لانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

فلکیات اور قرآن کریم

فلکیات کے حوالے سے قرآن مجید میں زمین و آسمان کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے بیان کیا گیا ہے (سورہ روم آیت 23) زمین اور سورج کے حرکت میں یا ساکن ہونے کے متعلق بھی قرآن مجید میں ذکر موجود ہے۔ سورہ نمل آیت 89 میں پہاڑوں کے حوالے سے بیان کیا گیا جن پہاڑوں کو تم ساکن خیال کرتے وہ بھی درحقیقت بادلوں کی طرح حرکت کر رہے ہیں (مزید تفصیل تفسیر صغیر صفحہ 495) اسی طرح سورۃ ملک آیت 17 میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین چکر لگا رہی ہے جب گلیلیو نے اپنے نظریات پیش کئے تو اس کے مطابق سورج اپنے محور پر گردش کرتے ہوئے اپنے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا۔ لیکن قرآن مجید میں یہ واضح ذکر ہے کہ سورج بھی مسلسل سفر کر رہا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان آیت 30' سورۃ فاطر آیت 14 اور سورۃ یٰسین آیت 39 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سورج اپنی جگہ پر رکا نہیں ہوا بلکہ مسلسل چل رہا ہے بعد کی تحقیق نے بھی یہ ثابت کیا کہ سورج اپنے سیاروں کو ساتھ لئے ہوئے اس کہکشاں (Galaxy) کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے سورج کی یہ ایک گردش بائیس کروڑ پچیس لاکھ سال میں مکمل ہوتی ہے۔

(The Guiness book of Astronomy by Patrick Moove page-5)

Big Bang بگ بینگ کا نظریہ

اس گردش کے علاوہ بھی سورج کی ایک اور حرکت ہے نہ صرف سورج اور ہماری کہکشاں بلکہ تمام کہکشائیں ایک مسلسل سفر کر رہے ہیں اور اس ناطے سے کائنات کا ہر ذرہ اس سفر میں شریک ہے۔ اس چیز کا سب سے پہلے انکشاف ایک امریکی سائنسدان سلیفر نے 1913ء میں کیا تھا۔ اس کے مطابق ہماری کہکشاں اور دیگر کہکشاؤں کا درمیانی فاصلہ مستقلاً تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ پھر مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ تمام کائنات تیزی سے پھیل رہی ہے۔ ہالینڈ کے ایک سائنسدان ڈی سیٹر (De Sitter) نے آئن سٹائن کے نظریہ Theory of Relativity کو ان مشاہدات پر چسپاں کیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ یہ کائنات ہمیشہ سے نہیں ہو سکتی بلکہ اس کا ایک نقطہ آغاز تھا۔ اس وقت آئن سٹائن کو یہ بات پسند نہیں آئی اور اس نے ڈی سیٹر کے نام اپنے ایک خط میں تحریر کیا کہ یہ نظریہ کہ یہ کائنات ہمیشہ سے نہیں بلکہ ایک دن خود بخود وجود میں آئی تھی میرے نزدیک قابل قبول بات نہیں۔ یہ خط آج بھی محفوظ ہے۔ لیکن بعد کی تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ ڈی سیٹر کی بات صحیح تھی۔ اور اب اس بات پر اتفاق ہے کہ آج سے قریباً بیس ارب سال پہلے تمام مادہ ایک مختصر مقام پر نہایت کثیف (Dense) حالت میں بند تھا۔ پھر اچانک عظیم الشان قوت کے ساتھ ایک دھماکا ہوا۔ اس دھماکے کو اصطلاحاً Big Bang کہا جاتا ہے اس دھماکے کے نتیجے میں یہ مادہ کھل کر منتشر ہونا شروع ہوا اور ارب ہا ارب سالوں کے عمل سے کائنات موجودہ حالت تک پہنچی۔ یہ دھماکا اتنی بڑی قوت سے ہوا تھا کہ آج تک کائنات کو پھیلائے چلا جا رہا ہے۔ اور بیس ارب سال پہلے اس دھماکے سے جو شعائیں (Radiations) خارج ہوئی تھیں وہ آج بھی آلات کی مدد سے محسوس کی جا سکتی ہیں۔ سائنسدان اس دھماکے کی عظیم قوت کی نوعیت تک نہیں پہنچ سکے۔

(Until The sun dies by Robert Jastrow page 20-40)

قرآن مجید میں سورۃ انبیاء آیت 31 میں کائنات کی اس ابتداء کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ شروع میں زمین و آسمان بند تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کھول دیا۔

(مزید تفصیل ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام ص191 حاشیہ در حاشیہ نیز

(Revelation Rationality Knowledge and Truth. page-304)

حضرت مسیح موعود کے
ارشادات

ایک مرتبہ ایک مغربی پروفیسر جس کا نام ریگ تھا حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ آپ نے اس کے ساتھ گفتگو میں فرمایا۔

"یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں۔ بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے۔ اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول (دین) کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 671)

پھر ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا۔

"بڑا فتنہ اس زمانے کا دہریت والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دیرپا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 300)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

ہی جاری رہتے ہیں جس کے لئے کئی احباب و خواتین نہایت خاموشی کے ساتھ خدمات بجالاتے رہتے ہیں تاہم جوں جوں جلسہ کا وقت قریب آتا جاتا ہے ان خدمت گاروں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور جلسہ کے ایام میں ہزاروں کارکنان اور کارکنات محض للہ بڑے خلوص اور جذبہ کے ساتھ ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی خدمات کی بہترین جزاء عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے اس قدر برکات عطا فرمائے کہ ان کی نسلوں میں بھی اس خدمت کا فیض جاری فرمادے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18 ستمبر 1998ء)

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد دیڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ حال کراچی بہت کمزور ہیں اور چلنے پھرنے میں کافی تکلیف محسوس کرتی ہیں۔

○ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم امتیاز احمد باجوہ صاحب دار الصدر غربی کے والد محترم چوہدری محمد مالک صاحب باجوہ کا مورخہ 98-9-27 کو پراسٹیٹ گلینڈ کا کامیاب اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بیٹے الیاس احمد کے بازو کی ہڈی کو کریک آگیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

○ مورخہ 21- ستمبر 1998ء کو مکرم مرزا عزیز احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا ایک کار کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا اور کافی چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم محمد یاسین صاحب ہانڈو گجر لاہور کا موٹر سائیکل پر ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے نتیجہ میں کافی چوٹیں آئی ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم فاروق اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب سابق کارکن وقف جدید 16/3 باب الابواب ربوہ کا نکاح عزیزہ امتہ الباسط بنت رانا ظفر احمد خان صاحب 24/1 باب الابواب ربوہ کے ہمراہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا اور دعا کرائی۔

○ مکرم عطاء القدوس خان صاحب ابن رانا سلطان احمد خاں صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ کا نکاح عزیزہ امتہ الصبور صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب سابق کارکن وقف جدید 16/3 باب الابواب ربوہ کے ہمراہ بعوض حق مہر 30000 روپے مورخہ 98-9-23 بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھا۔ اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے ان رشتوں کے کامیاب و بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف عارضی میں شمولیت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں سمجھتا ہوں جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے۔"

(الفضل 10- نومبر 1967ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عہدیداران تحریک جدید کے لئے قیمتی نصائح

○ "میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بڑے ثواب کا موقع دیا ہے وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقع عطا کیا ہوا ہے کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے...... اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے ان دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے"

(ارشاد حضرت مصلح موعود) المصلح 13- جنوری 53ء)

چونکہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں چند یوم باقی ہیں وصولی سو فیصدی کرنے کے لئے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انکم ٹیکس گوشوارے

انکم ٹیکس / ویلتھ ٹیکس کے گوشوارے جمع کرانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 1998ء ہے۔ چونکہ رواں مالی سال کے بجٹ میں تنخواہ دار افراد پر 10 فیصد سرچارج لگا کر اسے گذشتہ سال سے نافذ کیا گیا ہے لہٰذا متعلقہ احباب اپنے ادا شدہ انکم ٹیکس پر دس فیصد سرچارج 30- ستمبر سے قبل ادا کر کے 'بینک رسید اپنے ریٹرن کے ساتھ لف کریں۔ سرچارج کی ادائیگی کے ثبوت / رسید کے بغیر محکمہ انکم ٹیکس گوشوارے (ریٹرن) قبول / وصول نہیں کرے گا۔ سرچارج کے سلسلہ میں چونکہ مقامی / عمومی طور پر عدم علم اور ابہام پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ متعلقہ افراد کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ متعلقہ انکم ٹیکس ادائیگی فارم "چار کاپیاں" پر کر کے نیشنل بینک کی مقامی شاخ میں سرچارج جمع کرا کے رسید کی دو کاپیوں میں سے پہلی / اصلی رسید اپنے ریٹرن کے ساتھ لگا کر 30- ستمبر سے قبل انکم ٹیکس دفتر چنیوٹ میں جمع کرا کے تاخیر کی ممکنہ تکلیف سے بچیں۔

(ایم ایس خالد- کنویر- انکم ٹیکس (سیلریڈ سیکشن ایسوسی ایشن معرفت گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ جن طلباء و طالبات نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں مختلف ماسٹرز پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ اپنے اپنے شعبہ کا آخری میرٹ نظارت ہذا کو جلد ارسال کریں نیز اپنے کوائف بھی اسی کے ساتھ ارسال کریں۔ میرٹ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی مناسب رنگ میں رہنمائی کے لئے بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 4

سعد بن معاذ نے دیکھتے ہی کہا۔ یہ وہ چہرہ نہیں جو یہاں سے گیا تھا۔ پھر پوچھا کیا کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے ان دونوں سے بات کی ہے مجھے تو ان میں کوئی خرابی نظر نہیں آئی۔ سعدؓ یہ بات سنتے ہی سخت غصے میں آگئے۔ اور اپنا نیزہ لے کر سیدھے اس طرف آئے جہاں حضرت مصعبؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور گرج کر کہنے لگے۔ "تم ہمارے گھروں پر وہ چیز مسلط کرنا چاہتے ہو جسے ہم سخت ناپسند کرتے ہیں۔" حضرت مصعبؓ نے انتہائی دلکش اور شیریں زبان میں فرمایا...... ذرا تشریف رکھئے۔ ہماری بات سن لیجئے۔ اگر پسند نہ آئے تو بے شک مسترد کر دیجئے۔ ان کے بیٹھنے پر حضرت مصعبؓ نے اسلام کی حسین تعلیم پیش کی اور قرآن کریم سنایا۔ سعدؓ قرآن سنتے جاتے تھے اور اس آسمانی نور سے ان کا سینہ منور اور روشن ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جونہی حضرت مصعبؓ نے بات ختم کی انہوں نے بھی کلمہ پڑھ کر اسلام کا جواء اپنی گردن میں ڈال لیا۔ ان دونوں کے اسلام قبول کرتے ہی ان کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

علم رسولؐ کی حفاظت

حضرت مصعبؓ بن عمیر جنگ بدر میں اپنی شجاعت و بسالت کا لوہا منوا چکے تھے۔ اسلامی علم بھی نبی اکرم ﷺ نے آپ کے سپرد فرمایا تھا۔ 3 ھ میں غزوہ احد پیش آیا۔ تو اس میں بھی علمبرداری کا شرف حضور ﷺ نے حضرت مصعبؓ کو عطا فرمایا۔ جب ایک اتفاقی حادثہ سے جنگ کا پانسہ پلٹا تو حضرت مصعبؓ نے فرمایا کہ میں علم رسول ﷺ کو سرنگوں نہ ہونے دوں گا۔ یہ کہہ کر ایک ہاتھ میں شمشیر برہنہ اور دوسرے میں علم لئے کفار پر ٹوٹ پڑے۔ کفار کے مشہور شہسوار ابن قمیہ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا۔ اور ان کا داہنا ہاتھ شہید کر ڈالا۔ حضرت مصعبؓ نے فوراً علم بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ اس بدبخت نے دوسرا ہاتھ بھی شہید کر دیا۔ تو انہوں نے کٹے ہوئے بازوؤں کا حلقہ بنا کر علم کو سینہ سے چمٹا لیا گویا انہوں نے پختہ تہیہ کر رکھا تھا کہ جب تک سانس میں سانس ہے پرچم اسلام سرنگوں نہیں ہونے دوں گا بدبخت ابن قمیہ نے جھنجلا کر ان پر نیزے کا ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کی انی حضرت مصعبؓ کے مقدس سینہ میں رہ گئی۔ اور روح خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔

جنگ کے اختتام پر حضورؐ نے نعشوں کے اکٹھا کرنے کا حکم فرمایا۔ جب حضرت مصعبؓ کی نعش دیکھی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے' ان کی شہادت سے آپ کو سخت دکھ اور صدمہ پہنچا۔ اور آبدیدہ ہوتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے مکہ میں تمہارے جیسا حسین اور خوش لباس اور کوئی نہ دیکھا تھا۔ لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال گرد آلود اور الجھے ہوئے ہیں۔ اور تمہارے جسم پر صرف ایک چادر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید کی حیثیت سے اٹھو گے۔"

پھر آپؐ نے حضرت مصعبؓ کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا۔ اس شہید راہ حق کی (تکفین کے لئے حاصل کردہ) چادر اتنی چھوٹی تھی کہ اس سے سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے رہ جاتے۔ پاؤں مستور کئے جاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ بالآخر حضور ﷺ نے فرمایا کہ سر کو چادر سے ڈھانپ دو۔ اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دو۔

یہ تھے حضرت مصعبؓ بن عمیر۔ اسلام کے پہلے مبلغ۔ پہلے سفیر' پہلے علمبردار' جو حق کی خاطر وطن سے بے وطن ہوئے۔ سچائی کی خاطر دنیا کی نفرتوں کا شکار ہوئے۔ اور راہ خدا میں تلواروں' نیزوں کے زخم ہنستے ہوئے سینوں پر سہتے رہے۔ اور آخر کار خدا تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے وارث بن گئے۔

(خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

امدادی کتب

اس مضمون کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا۔

1- سیرت خاتم النبیینؐ
2- سیرت ابن ہشام
3- سیر الصحابہؓ

خورشید رسالت کی پانچ کرنیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 29- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
29- ستمبر- غروب آفتاب 5-58
30- ستمبر- طلوع آفتاب 5-59

عالمی خبریں

بے آواز ایٹمی تجربہ امریکہ نے صحرائے نوادا میں اپنا چوتھا جوہری تجربہ کیا۔ یہ ایسا ایٹمی تجربہ تھا جو بے آواز تھا یعنی اس میں دھماکہ نہیں ہوا۔ عالمی تنظیموں اور خصوصاً جاپان نے اس پر امریکہ کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اگلا تجربہ نومبر میں ہوگا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اس ایٹمی تجربے سے ایٹمی دھماکوں پر پابندی کے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ غیر ایٹمی ممالک نے بھی امریکی تجربے کی مخالفت کی۔ کیونکہ یہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب پاکستان اور بھارت جنرل اسمبلی میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کی حمایت کر چکے ہیں۔

افغانی ایران میں پناہ لے رہے ہیں ہزاروں افغانیوں نے طالبان کی سختیوں سے تنگ آکر ایران میں پناہ لے لی۔ ان میں اکثریت شیعہ مسلمانوں کی ہے۔ ایران نے ان لوگوں کے لئے طعام و قیام کا بندوبست کر دیا۔ پناہ گزیوں کا کہنا ہے کہ طالبان اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

طالبان کی مزید فتوحات افغانستان میں طالبان نے پنجان پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اب پنج آب پر یلغار کے لئے پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ پنجان میں مختصر لڑائی کے بعد حزب وحدت کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

طالبان ایران کشیدگی طالبان اور ایران میں کشیدگی بڑھ گئی ہے ایرانی فوجیں رواں ہفتے افغان سرحد کے قریب بڑی جنگی مشقیں کریں گی۔ ایران نے افغانستان کے ساتھ سرحد پر دو لاکھ فوج جمع کر رکھی ہے۔ ایرانی وزیر دفاع نے صحافیوں سے گفتگو میں بتایا کہ طالبان سے جنگ کا کوئی امکان نہیں۔

ایران میں جدید میزائلوں کی تیاری ایران نے جدید ترین میزائلوں شہاب 4 اور 5 کی تیاری کا اعلان کر دیا ہے مذکورہ میزائل درمیانے درجے تک مار کرنے والے شہاب 3 سے کئی گنا طاقتور ہونگے۔

مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگوں کے دھماکے مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے 17 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں نے سرن کوٹ میں بچھائی گئی سرنگ کو ناکام بنانے کی کوشش کی تو وہ پھٹ گئی۔ شین درہ میں ایک ٹرک کو بھی اڑا دیا گیا۔

عراق ترکی سفارتی تعلقات ترکی نے عراق کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال کرنے کا اعلان کیا ہے بی بی سی نے بتایا ہے کہ ترکی نے یہ اقدام امریکہ کی طرف سے عراق میں کرد خود مختاری کو مستحکم بنانے کی کوششوں کے جواب میں کیا ہے۔ عراق نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔

بنگلہ دیش تاریخی امداد بنگلہ دیش کی تاریخ کے بدترین سیلاب سے دو کروڑ سے زیادہ متاثرہ افراد کے لئے اقوام متحدہ کے ادارے ورلڈ فوڈ پروگرام نے تاریخ کی سب سے بڑی امدادی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اقوام متحدہ کا سی-130 خوراک اور دیگر سامان لے کر ڈھاکہ پہنچ گیا۔ کینیڈا سے ایک بحری جہاز گندم لے کر آگیا۔

ملائیشیا کے خلاف اقتصادی پابندیاں ملائیشیا کے اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کی گرفتاری کے خلاف ملائیشیا پر اقتصادی پابندیاں لگائے جانے کا امکان ہے۔ وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا کہ بعض ممالک ملائیشیا کی ترقی نہیں چاہتے انہوں نے سابق نائب وزیر اعظم کی طرفداری پر تشویش کا اظہار کیا۔

نیٹو عملی اقدام کرے امریکی وزیر دفاع ولیم کوھن نے کہا ہے کہ کوسووو میں بے گناہ مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کے لئے نیٹو کو زبانی باتیں نہیں بلکہ عملی اقدام کرنا چاہئے۔ سرب فوج نے اس دوران ایک اور قصبے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا اور 68 البانوی مسلمانوں کو شہید کر دیا۔

ملکی خبریں

ایم کیو ایم کے بغیر امن ممکن نہیں وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو تنہا اور الگ رکھنے سے کراچی میں امن قائم کرنا ممکن نہیں۔ وزیر اعظم اقوام متحدہ اور امریکہ کے دورے کے بعد لاہور پہنچنے پر پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم واجپائی سے ملاقات میں بہت بڑی پیش رفت ہوئی ہے اور ہمارا نقطہ نظر تسلیم کر لیا گیا اب کشمیر پر ٹھوس گفتگو ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ بس سروس شروع کرنے کا فیصلہ لوگوں کی سہولت کی خاطر کیا گیا ہے۔ ہوائی جہازوں سے سفر کرنے والوں کی تعداد کم ہے۔ ٹرین کا سفر بھی آرام دہ نہیں۔ ایرانی صدر خاتمی سے ملاقات میں ایران اور پاکستان کے درمیان غلط فہمیوں پر بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر اپنے موقف پر قائم ہیں۔ شریعت بل اسمبلی میں ہے۔ اچھا فیصلہ ہو گا۔ وزیر اعظم شریعت بل پر ایم کیو ایم کی حمایت کے متعلق سوال گول کر گئے۔ صدر کلنٹن کو بینظیر کی طرف سے لکھے گئے خط پر سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس بارے میں بینظیر سے ہی پوچھیں۔

کراچی میں جنازہ پر ہنگامہ کراچی میں تحریک جعفریہ کے رہنما قمر علی بنگش اور ان کے بیٹے کی نماز جنازہ کے موقع پر ہنگامہ ہو گیا دو افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 18- زخمی ہوئے۔ ان میں پولیس رینجرز اور فائر بریگیڈ کے ملازمین شامل ہیں۔ ہنگامہ کرنے والوں نے ایک بینک، تین دکانوں اور کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔ ٹریفک سارجنٹ سے اس کی موٹر سائیکل چھین لی گئی۔ سپاہیوں سے اسلحہ چھینا گیا۔ ہنگامہ آرائی کے واقعات ایم اے جناح روڈ، نمائش اور سولجر بازار میں ہوئے مشتعل نوجوانوں نے فوٹوگرافروں کے کیمرے توڑ دیئے صحافیوں کی پٹائی کر دی۔ پولیس اور رینجرز نے تحریک جعفریہ کے کارکنوں کو ایم اے جناح روڈ پر آگے بڑھنے سے روکا تو کسی کارکن نے فائرنگ کر دی۔ ہلاک ہونے والے دو افراد کا تعلق تحریک جعفریہ سے ہے۔

ایم کیو ایم کے مسئلے پر اختلاف حکومت سندھ نے ایم کیو ایم کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس پر وفاقی وزارت داخلہ اور حکومت سندھ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

پاکستان سے پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ 21- امریکی سینیٹروں نے پاکستان اور بھارت پر سے اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

پرائم ٹی وی یورپ کے لئے پرائیویٹ پاکستانی ٹی وی چینل "پرائم ٹی وی" کی آزمائشی نشریات کا افتتاح وزیر اطلاعات کریں گے۔ اس کی باقاعدہ نشریات 6- نومبر سے شروع ہوں گی۔

پرانی اشیاء کی درآمد پر پابندی سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے تمام پرانی اشیاء کی درآمد پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے۔ ان میں میڈیکل آلات' پرانی مشینری' پریس مشینیں' سکریپ' سیکنڈ ہینڈ یا ری کنڈیشنڈ کمپیوٹرز سٹین لیس سٹیل کی استعمال شدہ شیٹس شامل ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس فیصلے کے بعد فیصل آباد ڈرائی پورٹ چند روز تک بند ہو جائے گی۔

ستلج کا سیلابی ریلا دریائے ستلج کا سیلابی ریلا ہیڈ سلیمانکی کے قریب پہنچ گیا ہے۔ قریبی دیہات خالی کرا لئے گئے۔ ہیڈ سلیمانکی پر پانی کی سطح مزید بلند ہو رہی ہے۔

کولڈ ٹیسٹ ہو سکتے ہیں ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی صورت میں کولڈ ٹیسٹ کئے جا سکتے ہیں۔

نیوی کے جہازوں میں ٹکر جنگی مشقوں کے دوران کراچی کے قریب کھلے سمندر میں پاک نیوی کے دو بحری جہاز ٹیپو اور بابر ٹکرا گئے۔